40769 ـ اذيت پہنچنے كا احتمال ہو ت وداڑھی بڑھانا

سوال

ميرا سوال داخلی گڑ بڑ كے متعلق ہے، ميری رغبت يہ ہے كہ ميں سنت نبويہ پر مكمل عمل كروں، اور خاص كر مكمل داڑھی ركھوں اور لباس بھی ٹخنوں سے اوپر سنت كے مطابق ہو، ليكن جن حالات ميں ہم اپنے ملك ميں رہ رہے ہيں ان ميں اس طرح سنت پر عمل كرنا بہت مشكل ہے.
اگر ميرے محلہ ميں كوئی بھی تخريب كاری كی كاروائی ہو تو اس كے بارہ ميں پوچھ گچھ كا سب سے پہلا نشانہ ميں بنوں گا، اس پر مستزاد يہ بھی كہ آپ ملك ميں جس شہر ميں بھی جائيں اور آپ باشرع داڑھی اور سنت كے مطابق ٹخنوں سے اوپر لباس والے ہوں تو سب سے پہلے آپ كو ہی روكيں گے، امانت كے ساتھ بات يہ ہے كہ ايسے افراد بھی ہيں جو ميری حالت ميں ہی ہيں ليكن اس كے باوجود وہ سنت پر عمل كرنے كا التزام كرتے ہيں، ميرا اعتقاد ہے كہ ان كا ايمان قوی ہے جس نے انہيں اس كی اجازت دے ركھی ہے، اس ليے ميں اپنے نفس اور دين كے متعلق ڈرتا ہوں، تو كيا يہ شرعی عذر بن سكتا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

آدمی پر مكمل اور پوری داڑھی ركھنا فرض ہے، اور اسے منڈانا حرام ہے؛ احاديث ميں صريحا داڑھی بڑھانے كا حكم آيا جن ميں سے چند ايك احاديث يہ ہيں:

نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" مونچھيں كٹاؤ اور داڑھی كو اپنی حالت پر چھوڑ دو "

صحيح بخاری حديث نمبر (5554) صحيح مسلم حديث نمبر (259).

اور ايك دوسری حديث ميں نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" مشركوں كی مخالفت كرو، اور داڑھی بڑھاؤ، اور مونچھيں كٹاؤ "

صحيح بخاری حديث نمبر (5553).

اور ايك روايت ميں رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" مونچھیں پست کرو، اور داڑھی لمبی کرو، اور مجوسیوں کی مخالت کرو "

صحیح مسلم حدیث نمبر (260).

علامہ ابن مفلح رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ابن حزم رحمہ اللہ اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ مونچھیں کٹوانا اور داڑھی کو اپنی حالت میں رہنے دینا فرض ہے " انتہی.

دیکھیں: الفروع (1 / 130).

قمیص اور سلوار اور تہہ بند اور لنگی وغیرہ میں اسبال یعنی کپڑا ٹخنوں سے نیچے رکھتا حرام ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جو تہہ بند اور چادر ٹخنوں سے نیچے ہے وہ آگ میں ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5450).

اور ایك روایت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کچھ اس طرح ہے:

" مسلمان کا لباس نصف پنڈلی تك ہے، اور ٹخنوں اور نصف پنڈلي کے درمیان رکھنے میں کوئی حرج نہیں، جو ٹخنوں سے نیچے ہے وہ آگ میں ہے، جس نے بھی اپنی ازار (نیچے باندھنے والی چادر) تکبر کے ساتھ لٹکا کر کھینچی اللہ تعالی اس کی جانب دیکھے گا بھی نہیں "

مسند احمد حدیث نمبر (11415) سنن ابو داود حدیث نمبر (4093) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

مومن شخص پر واجب ہے کہ وہ واجبات و فرائض پر عمل کر کے اور حرام سے اجتناب کرتے ہوئے اللہ کا تقوی اختیار کرے، اور اس کے لیے اپنی وسعت و استطاعت کو خرچ کرے.

بندے کا ایمان جب بھی قوی ہوگا تو اس کے لیے اپنے پروردگار جل جلالہ کی خوشنودی و رضا کی راہ میں مشقت برداشت کرنا ممکن ہو، اور وہ اس مشقت کی کوئی پرواہ نہیں کریگا.

اور شیطان لعین تو انسان کو خوفزدہ کرنے کی حرص رکھتا اور کوشش کرتا رہتا ہے، اور اسے استقامت کی راہ سے دور کرنے کے در پے رہتا ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا بھی فرمان ہے:

یہ تو صرف شیطان ہی ہے جو اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے، تم ان کافروں سے نہ ڈرو اور میرا خوف رکھو، اگر تم مومن ہو آل عمران (175).

اس لیے شیطانی وسوسوں اور وہم کے سامنے انسان کو سرتسلیم خم نہیں کرنا چاہیے.

اور اگر یہ خطرات جو آپ نے ذکر کیے ہیں حقیقی ہوں، نہ کہ صرف وہم تو ہم امید رکھتے ہیں کہ یہ بعض واجبات کو ترك کرنے کے لیے عذر ہیں، تا کہ متوقع ضرر و نقصان کو دور کیا جا سکے، اور یہ اکراہ و جبر کی ایك قسم ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

جو شخص اپنے ایمان کے بعد اللہ سے کفر کرے سوائے اس کے کہ جس پر جبر کیا جائے، اور اس کا دل ایمان پر برقرار ہو مگر جو لوگ کھلے دل سے کفر کریں تو ان پر اللہ تعالی کا غضب ہے، اور انہی کے لیے بہت بڑا عذاب ہے النحل (106).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" یقینا اللہ تعالی نے میری امت سے بھول چوك اور خطا اور جس پر انہیں مجبور کر دیا گیا معاف کر دیا ہے "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2045) علامہ البانی رحمہ اللہ اسے صحیح ابن ماجہ میں صحیح قرار دیا ہے.

لیکن مسلمان شخص کو بچنا چاہیے کہ کہیں یہ شیطانی وسوسہ اور اس کی جانب سے مزین کردہ عمل، اور اس اپنے دوستوں کی طرف ڈرانا نہ ہو، اور واجبات و فرائض میں کوتاہی اور انہیں چھوڑنے کی ابتدا کا سلسلہ تو نہیں.

اس لیے اپنے دل کے ساتھ سچائی ضروری ہے کہ آیا یہ حقیقی ضرر و نقصان ہے یا نہیں ؟

اللہ تعالی آپ کو ہر قسم کی خیر و بھلائی کی توفیق نصیب فرمائے، اور حق پر ثابت قدم رکھے.

واللہ اعلم .